كلمة المدير

تعمیر و ترقی کے لیے پُر امن ماحول

قیامِ پاکستان کے انسٹھ برس مکمل ہو چکے ہیں۔ اس دوران دنیا میں کئی انقلاب رونما ہوئے ہیں۔ بعض مملکتوں نے استعماری قوتوں سے آزادی حاصل کی ہے۔ جبکہ بعض کی آزادی سلب کر لی گئی۔ چند ممالک نے ایٹمی قوت ہونے کا افتخار حاصل کیا اور بعض نے صنعتی اور معاشی ترقی سے آئیڈیل سٹیٹ کا درجہ حاصل کیا۔

کسی بھی مملکت کی تعمیر و ترقی کا راز پُر امن ماحول اور دیانتدار اور مخلصانہ قیادت' حوصلہ مند اور باشعور عوام ہے۔ لیکن بد قسمتی سے ہم ان اوصاف سے محروم ہیں۔ امن کا فقدان ہے' مخلصانہ قیادت میسر نہیں اور شعور سے تہی دامن ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دنیا میں ایٹمی قوت ہونے کے باوصف وہ مقام و مرتبہ حاصل نہ کر سکے جو ہمارا حق بنتا تھا۔

وطن عزیز اس وقت جن حالات سے دوچار ہے' وہ کسی باشعور آدمی سے مخفی نہیں ہے۔ ایک افراتفری کا عالم ہے۔ بدامنی کا اژدھا پوری قوت کے ساتھ پھنکار رہا ہے۔ خوف و ہراس کی کیفیت طاری ہے۔ لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔ لاقانونیت اور ریاستی دہشت گردی پورے عروج پر ہے۔ وردی کے سائے میں من مانیاں ہو رہی ہیں۔ سرکاری املاک اور زمینیں من پسند لوگوں میں ریوڑھیوں کے بھاؤ بانٹی جا رہی ہیں۔ تعمیر و ترقی کا عمل موقوف ہے۔ غریب' نادار' بے کس خودکشیوں پر مجبور ہیں۔ چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال ہو رہا ہے۔ پوری قوم عدم تحفظ کا شکار ہے۔ ان حالت میں معاشی' اقتصادی' تعلیمی' علمی' تحقیقی' تہذیبی ترقی کیونکر ممکن ہو گی؟ زندگی کے تمام شعبوں سے وابستہ لوگ انتہائی مایوس ہیں۔

بحیثیت مجموعی پاکستانی قوم باصلاحیت ہے۔ لیکن خدمت اور کام کے مواقع میسر نہ آنے کے باعث لاتعداد تعلیم یافتہ اور ہنر مند افراد بیرون ملک سدھار گئے ہیں۔ پاکستان کے حالات ناسازگار ہونے کی وجہ سے وہ اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ یہاں نہ کر سکے۔ دیارِ غیر میں عافیت محسوس کرتے ہیں' جہاں آسودہ زندگی کے ساتھ امن اور سکون میسر ہے۔

گذشتہ چند ہفتوں کے اخبارات کا طائرانہ جائزہ لیا جائے تو ہمارے دعوے کی صداقت ثابت ہو جاتی ہے۔ کتنے گھرانے ایسے ہیں' جن کے جوان بیٹوں کو اچانک اٹھا لیا گیا اور اب تک ان کا سراغ نہیں ملا۔ کوئی رپورٹ' کوئی مقدمہ' کوئی کارروائی ان کے خلاف عمل میں نہیں آئی۔ انھیں کسی عدالت کے روبرو پیش نہیں کیا گیا۔ حد تو یہ ہے کہ کوئی محکمہ' کوئی ادارہ ان کی ذمہ داری قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ حالانکہ انھیں دن کی روشنی میں اٹھایا گیا۔ والدین' رشتہ دار خوار ہو رہے ہیں۔ در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ نہ ان کا کوئی غمگسار ہے اور نہ ہی مددگار.....؟

علماء اور خطباء کے خلاف ایک منظم پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ انھیں بدامنی کا ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے اور گذشتہ دو ماہ سے لاؤڈ سپیکر کے غلط استعمال کا بہانہ بنا کر مقدمات قائم کیے جا رہے ہیں۔ اعلیٰ سے ادنیٰ سب علماء کرام کو بدنام کرنے کی مہم چلا رہے ہیں اور عوام کو یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ ملک کی ترقی اور روشن خیالی میں بڑی رکاوٹ یہی علماء کرام ہیں۔ اس یکطرفہ کارروائی کے باوجود علماء کرام نہ تو خود مشتعل ہوئے اور نہ ہی انھوں نے اشتعال انگیزی کا مظاہرہ کیا۔ بلکہ اپنے خطبوں میں عوام کو یہ باور کرایا کہ اس وطن کی بقا اور سالمیت یکجہتی میں مضمر ہے۔ اتحاد و اتفاق کا درس دیا اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے رہے۔

جبکہ اس کے مقابلے میں حکومت از خود مذہبی منافرت پھیلانے کا اہتمام کرتی ہے اور ایسے پروگرام سرکاری چینل پر دکھائے جاتے ہیں' جن سے لوگوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ حدود آرڈیننس کی آڑ میں ایسے جہلاء اور مادر پدر آزاد خواتین بے لگام ہو کر علماء کرام کے خلاف توہین آمیز رویہ اختیار کرتی ہیں۔ آزادی اور حریت کے نام پر فحاشی اور اباحیت کو فروغ دینے کا راستہ ہموار کیا جا رہا ہے۔